تیرتھ رام فیروز پوری اردو کا ناقابل فراموش مسافر

ڈاکٹر ریحان حسن

شعبۂ اردو فارسی، گورونانک دیو یونیورسٹی، امرتسر (پنجاب)، موبائل:5100290558

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اردو زبان وادب کی تاریخ میں سرزمین پنجاب ایسا زرخیز خطہ ہے کہ جس کے ذکر کے بغیر اردو کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی خواہ نظم کی اصناف ہوں یا نثری اصناف اردو کی تمام اصناف میں یہاں کے شعرا اور نثر نگاروں نے گہرے نقوش ثبت کئے ہیں کہ جس کا اعتراف اردو کے نامور ناقدین اور مؤرخین نے بھی کیا ہے۔ تیرتھ رام فیروز پوری کا نام بھی صوبۂ پنجاب کے ان افراد میں ہوتا ہے جنہوں نے اردو زبان کی ایسے دور میں آبیاری کی ہے کہ جب اردو زبان پر آشوب دور سے گزر رہی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ اس دور انحطاط میں اردو کے شائقین کے علم میں اضافہ کرنے والی کتابیں بہت کم تھیں، تفریحی ذوق کا سامان بھی نہ تھا ایسے ماحول میں مقبول عام ادب سے اردو زبان کو مالا مال کرنے کا عزم ہی نہ کیا بلکہ اردو زبان کو عوام سے جوڑنے کا فریضہ بھی انجام دیا کہ جس سے اردو زبان کے قارئین میں اضافہ ہوا۔ یوں تو تیرتھ رام کا قلمی سفر رسالہ ''ادیب'' سے شروع ہوتا ہے جس میں ان کا مضمون ''قطب مینار'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد تو انھوں نے تخلیقات وتراجم کے انبار لگا دیے۔ لاہور کے رسالہ ''ترجمان'' میں سائنس فلاسفی اور ادبی موضوعات پر مسلسل مضامین شائع ہوتے تھے۔ ان کی بیشتر تحریریں مذہبی اور سیاسی باتوں سے مبرا ہوتی تھیں اس بنا پر ان کی تحریروں کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ تیرتھ رام کا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے ناولوں کے تراجم کے ذریعے عوام کو اردو سیکھنے کی ترغیب دی اور ساتھ ہی ساتھ جاسوسی ناول اور اردو کے شائقین کا ایسا حلقہ بنایا کہ جس سے اردو کے قارئین میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ انھوں نے مقبول عام ادب کے ذریعے اردو زبان وادب کی حقیقی ترقی اور آبیاری میں سرگرم تعاون کیا۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے ہم عصروں میں اپنی تحریروں کی بدولت نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ان کی کتابوں میں خواہ جاسوسی ناول ہوں یا ڈراما یا تاریخی واقعات وغیرہ ہاتھوں ہاتھ لی جاتی تھیں اور قاری کو اس وقت تک چین نصیب نہ ہوتا تھا جب تک کہ کتاب ختم نہ کر لے۔ ان کی اکثر کتابوں پر یہ عبارت درج ہوتی تھی ''راتوں کی نیند اڑا دینے والی کتاب''

یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ تیرتھ رام نے جاسوسی ناول کے ترجمے کرکے اردو زبان کے سرمایے میں اہم اضافہ کیا ہے۔ انھوں نے ''مکافات عمل'' کے نام سے ایک ایسے جاسوسی ناول کا ترجمہ کیا جس کی ایک ایک سطر جی کو تھراتی ہے اور جاسوسی ناول کے شائقین کو اپنی جانب توجہ مبذول کرنے پر مجبور کردیتی ہے۔ اس کے علاوہ سرآرتھر کانن ڈائل کے حیرت انگیز ناول کا ترجمہ تیرتھ رام نے ''شہید'' کے نام سے کیا نیز ویلنٹائن ولیمز کا ناول the crouching beast کا ترجمہ ''لنگڑا جاسوس'' اور ولیم لکیو کے پر اسرار ناول ہشتاپ کا ترجمہ ''منزل مقصود'' کے نام سے کیا۔ یہ ناول انتہائی حیرت خیز، عجائبات اور لرزہ خیز واقعات کا مجموعہ ہے۔ تیرتھ رام نے اپنی طرز کی اس پہلی کتاب سے اردو والوں کو متعارف کرا کے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ اردو کی تاریخ میں ناقابل فراموش ہے۔

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس کے زبردست ناول مسٹریز آف لندن کا ترجمہ تیرتھ رام نے ''فسانۂ لندن'' کے عنوان سے کیا جس کا سلسلۂ اول ۱۷ حصے پر مشتمل ہے جو ۲۳۴۸ صفحات پر محیط ہے جب کہ ''فسانۂ لندن'' کا سلسلۂ ثانی ۲۵ حصے پر مشتمل ہے جو ۲۶۶۴ پر محیط ہے۔ سلسلۂ ثانی ''فسانۂ لندن'' کی پہلی جلد کا آغاز کچھ اس طرح ہوتا ہے:

> ''ایک سفری گاڑی جو لندن کو جارہی تھی۔ گھوڑے بدلنے کے لیے موضع سٹینز کی سرائے کے آگے ٹھیری۔ گاڑی کے اندر دو شریف النسب عورتیں سوار تھیں۔ ایک ادھیڑ عمر کا وردی پوش نوکر اور ایک نوجوان گاڑی کے باہر کوچبان کے بکس پر بیٹھے تھے۔ مطلع صاف اور آسمان پر بادلوں کا نشان بھی نہ تھا۔ سرمائی چاند کی روشنی خوب نکھری ہوئی تھی اور گاڑی کے لیمپوں کی چمک سڑک پر فاصلہ تک نظر آتی تھی۔ سرائے کے آدمیوں نے جھٹ گھوڑوں کو کھول کر ان کی بجائے تازہ دم جوڑی لگا دی، چلانے والے

گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور ملک سرائے کے یہ کہنے پر کہ سب تیاری ٹھیک ہے گاڑی تیزی سے آگے کو چل دی۔ تازہ دم گھوڑے اس تیزی سے چل رہے تھے کہ ان کی نعلوں کے پختہ فرش پر لگنے سے آگ کی چنگاریاں نکلتی تھیں۔گاڑی سرائے کو پیچھے چھوڑ چکی تو اندر بیٹھی ہوئی عورتوں میں سے ایک نے کہا۔ کیسی دلفریب رات ہے اس قسم کی خوشنما رات کو سفر کرنے سے افسردہ دلوں کی مایوسی از خود دور ہو جاتی ہے اور حوصلہ میں بلندی آتی ہے۔دوسری اس کے جواب میں کہنے لگی۔''لیڈی ہیلٹ فیلڈ میں خوش ہوں کہ آج آپ کی طبیعت اس قدر بشاش ہے۔ میری رائے میں یہ چار مہینے سر ریلف وانگھم کے دیہاتی مکان میں گزارنے کے بعد اب جس وقت آپ لندن پہنچیں گی تو وہاں آپ کو بہت سی دلچسپیاں نظر آئیں گی۔''

(فسانہ لندن، مترجم تیرتھ رام، مطبع لاہور پرنٹنگ پریس لال برادرس ے پارسنز روڈ نولکھا لاہور ۱۹۲۵ء، ص:۲۔۱)

تیرتھ رام فیروز پوری کے اس اقتباس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی زبان شستہ اور سادہ ہے۔ان کے بیشتر ترجمہ کردہ ناولوں میں تخلیقی جھلک دیکھنے کو ملتی ہے۔درحقیقت ان کے اسلوب نے انھیں ادب عالیہ سے قریب تر کر دیا ہے۔انھوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے ادبی سرمایہ میں اضافہ کی جو راہ بنائی ہے اس عطا کے اعتراف سے غض بصر نہیں کیا جا سکتا۔

رینالڈس کے بے نظیر تاریخی ناول میسیکر آف گلنکو سے اردو شائقین کو پہلی مرتبہ روشناس کرانے کا فریضہ بھی تیرتھ رام فیروز پوری ہی نے انجام دیا۔اس تاریخی ناول کو انھوں نے ''خونی تلوار'' کا نام دیا۔دراصل اس ناول کا پلاٹ امرتسر کے ۱۹۱۹ء کے سانحے جیسا ہے۔گلنکو کا قتل ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے کہ جس کا ذکر مؤرخین کرتے ہوئے اب بھی کانپ جاتے ہیں۔سچ تو یہ ہے کہ ''خونی تلوار'' حب وطن، غیرت قومی، آزادی کی حمایت اور سیاسی مظالم کی نہ بھولنے والی داستان ہے۔اس کے علاوہ الیگزینڈر ڈوماس کے دردناک پولیٹیکل ناول ریجینٹس ڈاٹر کا ترجمہ ''وطن پرست'' کے نام سے کیا۔یہ ایک ایسے نوجوان کی دلچسپ حیرت خیز اور دردناک کہانی ہے جو اپنے ملک کو آزاد کرانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے، مگر جلد ہی اسیر محن ہو جاتا ہے۔قید خانہ میں اسے اذیتوں اور دھمکیوں سے دو چار ہونا پڑتا ہے، لیکن اس کے ثبات قدم میں لغزش پیدا نہیں ہوتی۔اس کتاب پر قوم پرست اخبار ''بندے ماترم'' کچھ اس طرح تبصرہ کرتا ہے:

''یہ کتاب ملک کی موجودہ جدوجہد میں ہر وطن پرست کے دل میں آزادی کا ولولہ پیدا کرنے والی ہے۔''

(بندے ماترم لاہور، ایڈیٹر میلا رام وفا)

یہ ناول پلاٹ کے اعتبار سے بے انتہا دلچسپ اور انداز بیان کے اعتبار سے بھی دلفریب ہے۔اس کے علاوہ مارس لیبلانک کی کتاب کنفشنز آف آرسین لوپن کا ترجمہ ۲ حصوں میں ''شریف بدمعاش'' اور ''چلتا پرزہ'' کے نام سے کیا۔اول الذکر کتاب ۱۷۰ صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں آرسین لوپن کے حیرت خیز کارناموں کا ذکر جس انداز سے کیا گیا ہے وہ قابل توجہ ہے۔مؤخر الذکر کتاب ۵۶ صفحات پر محیط ہے۔نیز مارس لیبلانک کی ہی کتاب اریسٹ آف آرسین لوپن کو ۲ حصوں میں ''خونی ہیرا'' اور ایڈگر جیپسن اور مارس لیبلانک کی آرسین لوپن کا ترجمہ تیرتھ رام نے ''نقلی نواب'' کے عنوان سے کیا۔اول الذکر کتاب ۱۶۹ صفحات پر محیط ہے جب کہ مؤخر الذکر کتاب ۲۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔''خونی ہیرا'' میں ڈائل کے سراغرساں شرلاک ہالمز اور نامی چور آرسین لوپن کا مقابلہ دکھایا گیا ہے۔قصہ کا ہر باب بدن میں سنسنی پیدا کر دیتا ہے۔ناول اس قدر دلچسپ ہے کہ قصہ کو ختم کئے بغیر چین نہیں ملتا۔

تیرتھ رام نے متعدد ناولوں کے ترجموں کے ذریعے بے نظیر اور سبق آموز تاریخی واقعات سے اردو کے قارئین کے علم میں اضافہ ہی نہیں کیا بلکہ ان تاریخی واقعات کو محفوظ بھی کر دیا ہے۔''وطن پرست'' ناول میں ریجینٹ کی بیٹی ڈچس ڈابیری کی چہیتی بیٹی کے حالات و واقعات سے تیرتھ رام نے اردو والوں کو پہلے پہل واقف کرایا۔دراصل:

''ڈچس ڈابیری اس کی چہیتی بیٹی تھی۔سات سال کی عمر میں وہ ایک ایسے مرض میں مبتلا ہو گئی جسے سب ڈاکٹروں نے مہلک قرار دیا اور آخر جب سارے جواب دے چکے تو اس کے باپ نے جو طب میں کافی مہارت رکھتا تھا۔خود اس کا علاج کیا اور وہ شفایاب ہو گئی۔''

(وطن پرست، لال برادرس ے پارسنز روڈ نولکھا لاہور ۱۹۲۲ء، ص:۱۱)

وطن پرست میں فرانس کے خاندان شاہی کے چار نامور افراد ڈافن یعنی ولی عہد ڈیوک اور ڈچس ڈابور گائن اور ڈیوک ڈابیری کے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے کس طرح دار فانی سے رحلت کر گئے اور بیس سال کی عمر میں ڈچس ڈابیری بیوہ ہو گئی۔اس تاریخی واقعہ کو تیرتھ رام نے محفوظ کر کے اپنے زور تحریر کا ثبوت بھی فراہم کیا ہے۔

رابرٹ ہچنز اور لارڈ فریڈرک ہملٹن کے مشترکہ ناول اے ٹریبوٹ آف سولز کے ترجمہ کا نام ''روحوں کا خراج'' رکھا نام ہی لوگوں کو چونکا دینے

والا ہے۔ مصنف نے ایک ایسے شخص کے حیرت خیز کارناموں کو بیان کیا ہے جس نے تین روحوں کا خراج دے کر صداقت وعظمت حاصل کی، لیکن اس کا انجام انتہائی عبرتناک ہوا۔ ظاہر ہے کہ روحوں کا خراج اردو دنیا میں بالکل ہی نئی بات تھی اس لئے اردو کے شائقین میں یہ کتاب انتہائی مقبول ہوئی۔ اس کے علاوہ ارل ٹینسلے گارڈ نر دے کیس آف دی کیوریس برائیڈ (۱۹۳۴ء) کا ''خونی دلہن'' کے نام سے ترجمہ کیا۔ دراصل تیرتھ رام نے انگریزی کے اس مقبول ناول کو اردو عوام سے روشناس کرا کے جاسوسی ناول کے نئے اسلوب سے متعارف کرایا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کتاب سے نہ صرف تیرتھ رام کو مقبولیت حاصل ہوئی بلکہ اردو زبان بھی عوام میں مقبول ہوئی۔ ''خونی دلہن'' کے حصہ اول میں جولیا مونٹین کے شوہر کی حقیقت اور خود اس کے جذبات کا بیان حقائق سے پردہ اٹھاتا ہوا نظر آتا ہے۔

> ''میرے خدا میں کس بھول میں پڑی تھی۔ میں نے یہ سوچ کر اس مردود سے شادی کی تھی کہ اس کی کمزوریوں کا علاج اپنی محبت کے ذریعے سے کروں گی، لیکن میں درحقیقت ایک بھاری غلط فہمی میں مبتلا تھی۔ یہ مادرانہ جوش کسی مرد بالغ کی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ بچے کی پرورش کے لئے تھا۔ مجھ کو ایک بچہ کھلانے کی ضرورت تھی۔ مرد کسی حال میں بچہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں کمزور اور خودغرض ضرور ہوسکتا ہے۔ کارل نے اس موقع پر وہ کمزوری اور نامردی دکھائی ہے جس نے ہمیشہ کے لئے میری آنکھیں کھول دیں۔ ظالم کو اتنا خیال نہ آیا کہ میں اس پر جان فدا کرتی ہوں۔ اپنی حفاظت کے خیال سے قتل کا الزام میرے سر منڈھنے کے لیے اس نے کنجیاں تک چرانے سے دریغ نہ کیا۔ آج حالات نے میری آنکھیں کھول دیں اور مجھ کو معلوم ہوگیا کہ جسے میں ہیرا خیال کرتی تھی دراصل ایک ناچیز کنکر تھا.... جولیا مونٹین صوفے کے پیچھے پیچھے جاتے ہوئے کہنے لگی، آپ ڈاکٹر کلا ڈفلسپ کو بلا دیں وہی اس دنیا میں میری پسند کا اصل ہیرو ہے۔''

(خونی دلہن، مترجم تیرتھ رام فیروز پوری،
مطبوعہ نرائن دت سہگل اینڈ سنز، ص: ۵۲-۳۵۱)

تیرتھ رام نے اسی طرح سر آرتھر کانن ڈائل کی کتاب کے ترجمہ کا نام ''شہید'' رکھا۔ یہ ناول بے انتہا دلچسپ ہے۔ کتاب میں ضمنی طور پر کئی دلکش اور پراسرار واقعات کا ذکر ہے۔ اس کتاب کے ترجمے کے ذریعے اردو میں سر آرتھر کے مداحوں کو اس کی کتابوں کے دیکھنے کا شوق پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی بعض مزید کتابوں کے دیکھنے کی جانب انھوں نے متوجہ بھی کیا۔ اس طرح اردو کا ایک طبقہ سر آرتھر کانن ڈائل کی کتابوں سے بھی متعارف ہوا۔

اس کے علاوہ جارج ڈبلیو ایم رینالڈس کا ناول جوزف ویلٹ کو منشی تیرتھ رام نے ''گردش آفاق'' کے نام سے ۸۲ حصوں میں اردو کا لباس پہنایا۔ جس طرح ناول دلچسپ ہے اسی طرح منشی صاحب نے بھی ناول کو اردو لباس پہنانے میں قابلیت دکھائی ہے۔ نیز ویلنٹائنس ولیمس دے اور ییچ ڈی وین کی کتاب کا ''خوفناک افسانے'' کے نام سے ترجمہ کیا۔ دراصل تیرتھ رام نے اسرار فنا اور ہستی بعد از مرگ افسانوں کا یہ مجموعہ اردو میں پہلی مرتبہ پیش کیا۔ یورپ کے مصنّفین نے سچی حکایتوں کے وسیلے سے زندگی اور موت کو بعد از مرگ پیش کیا ہے۔ سنسکرت میں اس طرح کے لٹریچر تو موجود تھے، لیکن اردو میں پہلی مرتبہ اس قسم کے لٹریچر سے تیرتھ رام نے ہی متعارف کرایا۔ زندگی کے حقائق کو موت کے بعد جس طرح پیش کیا گیا ہے وہ بے انتہا دلچسپ ہے۔

جے۔ ایس فلیچر کا زبردست و پراسرار ناول کا ترجمہ ''اسیر بلا'' کے عنوان سے کیا۔ ناول کے ہر باب میں نئے اسرار دیکھنے کو ملتے ہیں حتیٰ کہ ناظر آخر وقت تک اسی فکر میں ڈوبا رہتا ہے کہ آگے اب کیا ہوگا۔ ''اسیر بلا'' میں ماموں لنتھویٹ کی گمشدگی سلچسٹر کے قصبے میں اس قدر عجیب ہے کہ انسپکٹر کریب باوجود ماہر و تجربہ کار ہونے کے پریشان ہوجاتا ہے۔ مختصر یہ کہ ناول میں واقعات کیا صورت اختیار کریں گے یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تیرتھ رام نے اردو کے قارئین کو اپنے انداز کے اس منفرد ناول سے روشناس کرایا ہے۔

اس کے علاوہ جے۔ ایس فلیچر کی تصنیف دی کارٹرائیٹ گارڈنس مرڈر (۱۹۲۶ء) کا ترجمہ انجام ہوس، نیز دی ملین ڈولرڈ ائمنڈ (۱۹۲۳ء) کا ترجمہ انمول ہیرا، میرس لبلانک کی کتاب جم بارنیٹ انٹروینس (۱۹۲۸) کا ترجمہ ارسین لوپن جاسوس نیز دی ایکس پلوئیٹس آف آرسن لوپن (۱۹۰۹ء) کا ترجمہ ارسین لوپن شریف کور، جے، ایس فلیچر کے ناولوں کا ترجمہ اسیر بلا، اسیر ہوس اور اسیر تقدیر کے نام سے کیا۔ اس کے علاوہ اے ہولمیس ورسیس لوپن کا ناول بٹ نوٹ لائیک لی بائی لیبلانک کا ترجمہ آتشی عینک، عرف پراسرار لوپن، آرتھر کونن ڈویل کی کتاب دی ہاؤنڈ آف دی بیسکرولس (۱۹۰۲) کا ترجمہ آتشی کتا، روبرٹ اسمائیتھ ہچنس اور لارڈ فیڈرک ہیملٹن کی کتاب اے ٹربیوٹ آف سولس (۱۹۰۲) آتما دکشنا یا روحوں کا خراج، جارج۔ اے برمنگھیم کی کتاب دی لاسٹ لائر (۱۹۲۱ء) کا ترجمہ آزادی، ماریس لبلانک کی کتاب کا فن آئی لینڈ (۱۹۲۰ء) کا ترجمہ بحر فنا، جے، ایس فلیچر کی کتاب دی مارکن مور مسٹری (۱۹۲۲ء) کا ترجمہ بڑا بھائی، بروس گریم کی کتاب بلیک شرٹ (۱۹۲۵ء) کا ترجمہ سیاہ پوش، جے، ڈبلیو، ایم رینالڈس کی کتاب بلبل اسیر

، کنکلوزن آف مورس چلتا پرزہ کے نام سے لبلانک کی کتاب دی کنفیوزن آف آرسن لوپن (۱۹۱۲ء) کا ترجمہ چلتا پرزہ ۲ حصے، ولکی کولینس کی کتاب مائی لیڈیز منی (۱۸۷۷ء) کا ترجمہ چراغ تلے اندھیرا، رچرڈ ہینری سیویج کی کتاب چار خون اور چار سو بیس عورتیں ویلنٹائن ولیمس کی کتاب دی تھری آ کلبس (۱۹۲۴ء) کا ترجمہ کرائے کی ٹکی، مورس لبلانک کی کتاب دی گولڈن ٹرنگل یا دی ریٹرن آف ارسین لوپن (۱۹۱۸ء) کا ترجمہ دغا کا پتلا، سیکس روہمر کی کتاب دی مسٹری آف ڈاکٹر فو مانچو (۱۹۱۳ء) کی کتاب دختر فو مانچو نیز دی ڈاٹر آف فو مانچو (۱۹۳۱ء) کا ترجمہ دختر فو مانچو کی بی بی، گائے بوتھ بی کی کتاب اے بیڈ فار فارچون اور ڈاکٹر نیکولس وینڈیٹا (۱۸۹۵ء) کی کتاب دختر نیکولا، اے نائیون؟ اینان؟ پارٹ ۲ آف سونی سیج کا ترجمہ دار مکافات، ارل سٹینلی گارڈنر ویلکی کولینس دی مونسٹون (۱۸۶۸ء) کا ترجمہ دستِ قضا، اور دیوتا کی آنکھ، دورنگی کال اور فریب ہستی، بروس گیریم سن آف بلیک شرٹ (۱۹۴۱ء) کا ترجمہ فرشتۂ انتقام، سیکس رومر کی کتاب کا ترجمہ فو مانچو کا انجام اس کے علاوہ سیکس رومر کی کتاب دی سی۔ فین میسٹریز کا ہینڈ آف فو مانچو (۱۹۱۷ء) کا ترجمہ فو مانچو کا انتقام، نیز سیکس رومر، دی ڈیول ڈاکٹر کا ریٹرن آف ڈاکٹر فو مانچو (۱۹۱۶) کا ترجمہ فو مانچو کی واپسی اور فو مانچو کی تلاش، جی ڈبلیو ایم رینالڈس کی کتاب جوزف ولموٹ آر دی میمورس آف اے مین سرونٹ (۵۴-۱۸۵۳ء) کا ترجمہ ''گردش آفاق'' کے نام سے ۲۸ حصوں میں کیا۔ نیز جے. ایس. فلیچر کی کتاب گردش دوراں، گرداب فنا کے نام سے شائع کیا۔ جی. ڈبلیو. ایم رینالڈس کی کتاب اگنس اور بیوٹی اینڈ پلیزر (۵۵-۱۸۵۴ء) کا ''غرور حسن'' کے نام سے ۲۸ حصوں میں ترجمہ کیا۔ ولیم لی کیوکس کی کتاب دی سائن آف دی اسٹرینجر (۱۹۰۴ء) کا گمنام مسافر اس کے علاوہ گناہ بے لذت اور دوسری حیرت انگیز آپ بیتیاں شائع کیں۔

تیرتھ رام کی وہ کتابیں جو عوام میں بیحد مقبول ہوئیں ان میں گناہ کے اڈے، گناہ کی رب۔ ہولناک اسرار، ہیروں کا بادشاہ، حور ظلمات، حسن کا جادو، انقلاب زندگی، انقلاب یورپ، انصاف، عشق اور موت، جیسے کو تیسا، جنگل میں لاش، جلاوطن اور دیگر افسانے، کالی نواب، کارنجات عرسیں لوپن، کارنجات شرلک ہومز، کرمی کا پھل، خنجر بیداد، خوفناک افسانے، خوفناک جزیرہ، خونی چکر، خونی چراغ یا شمع دان کا راز، خونی دلہن یا پراسرار دلہن، خونی ہیرا، خونی انتقام خونی شیطان، کیفر کردار، مصری جادوگر، میٹھا زہر، محبت اور خون، کلب فوت یا لنگڑا جاسوس، کلب فوت کی واپسی، کنواری ماں، محلات شاہی کے آثار، مکافات عمل، منزل مقصود، مصنوعی انسان، مطلبی دنیا، میری تقدیر، مہر خاموش، کتب خانہ میں لاش، لعل مقدس، لعل شب چراغ، لندن کے نظارے یا نظارۂ لندن، لندن کی رنگین راتیں، مغرب کی حسین اور گناہگار عورتیں، مجرم، مقدس جوتا، نا کردہ گناہ، نقلی نواب، نولکھا ہار، نازک قطار، ثمرۂ عمل، سانپ کی کورٹ، سراب زندگی، سرائے والی، سربستہ راز، پامال ستم، پروانۂ جانباز، پیلا ہیرا، پراسرار فو مانچو، پراسرار مقام، قسمت کا شکار، ساحل کے پاس، صابرہ، سرفروش، قفس زریں قاتل ہار، قاتل کی بیٹی، سبب تاریک، شاہد، شاہی خزانہ، شامت اعمال، شیطان سیرت دلال، شریف بدمعاش، تیسرا بجٹ، اس پار، استانی، وداعی خوف، وطن پرست، ویران بستی، ویران محل، ستم ہوشربا، ستارۂ یورپ، سیاہ کاران اعظم، سنہری بچھو، تبدیلیٔ قسمت، تہ خانے کا راز، تلافی گناہ، تلاش اکسیر، سنہری لاش، سنہری ناگن سونی سیج، زہری بن، زہر ہلاہل اس کے علاوہ نظارۂ پرستان ۲۵ حصے، سبب حسرت ۶ حصے اور قائد حیات ۲ حصے وقیع ہیں۔

تیرتھ رام فیروز پوری کی ان کتابوں کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے پاپولر لٹریچر کے حوالے سے تنہا جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ اردو کی تاریخ میں ناقابل فراموش ہے۔ دراصل انھوں نے بیشتر کتابیں عوام کے ذوق وشوق اور خواہشات کو مدنظر رکھ کر ہی لکھی تھیں وہ اس کام کے لئے نئے نئے موضوعات کا انتخاب کرتے تھے تاکہ عوام میں ان کی کتابوں کی مقبولیت برقرار رہے۔ ان کے عہد میں ان کی کتابوں کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی کتابوں کا بے صبری سے انتظار نہ صرف عوام الناس کو ہوتا تھا بلکہ کتب فروشوں کو بھی ان کی نئی نئی کتابوں کا بے قراری سے انتظار رہتا تھا کیونکہ ان کی تحریروں کی مقبولیت کے سبب کتابیں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی تھیں اور اس طرح کتب فروش حضرات کو بھی اچھا منافع حاصل ہونے کا موقع فراہم ہو جاتا تھا۔ انھوں نے جاسوسی ناولوں کے تراجم کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی کتب کے تراجم کئے۔ ان کتب میں ایک کتاب ''تاج شاہی حسن کے قدموں میں'' اہمیت کی حامل ہے جس میں شاہان یورپ کے حیرت انگیز معاشقوں کا ذکر ہے جن میں شاہ بلجیم پر ایک جرمن حسینہ کے سیاسی وار کا ذکر انوکھے انداز میں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ ملکۂ ہسپانیہ، زار روس کے بھائی، بلغاریہ کی ستم رسیدہ ملکہ، جارج چہارم اور میری جورڈن کے معاشقوں کا ذکر ہے۔ بلجیم کی شہزادی اور شہزادہ سویڈن کا دل ایک کنیز کے دام زلف میں اسیر ہونے کا تذکرہ بہت ہی نرالے انداز میں ملتا ہے۔ نیز شہزادہ آسٹریا کی محبت کا پراسرار افسانہ بھی ہے۔

اردو کے فروغ میں تیرتھ رام کا ایک یہ بھی کارنامہ ہے کہ انھوں نے

مشاہیر عالم کی سوانح حیات سے اردو کے شائقین کے علم میں اضافہ کیا۔اس قبیل کی شخصیتوں میں صدر ممالک متحدہ امریکہ روز ویلٹ ،وزیر اعظم سلطنت برطانیہ نیول چیمبر لین اہمیت کے حامل ہیں۔

دراصل نیول چیمبر لین کا نام یورپ کو جنگ سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کی امن پسندانہ کوششوں کے حوالے سے یادگار ہے۔کتاب میں مصنف نے نیول چیمبر لین کی مشکلات کا ذکر شرح وبسط کے ساتھ اس طرح کیا ہے کہ قاری کو ان کے حالات زندگی سے درس حاصل ہو۔اس کتاب کے تئیں تیرتھ رام کا خود یہ ماننا تھا:

''اگر اس داستان زندگی کے پڑھنے والوں میں کسی ایک کا گرتا ہوا ارادہ بھی اس کتاب کے مطالعے سے استوار و مستحکم ہو گیا تو سمجھا جائے گا کہ اس کتاب کی اشاعت بے مدعا ثابت نہیں ہوئی۔''

(پیش لفظ،مشاہیر عالم کا شاندار سلسلہ ۳،نیول چیمبر لین، مطبوعہ نرائن دت سہگل اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری گیٹ ۱۹۴۰ء)

تیرتھ رام مشاہیر عالم کے سلسلے میں سوانح کے ساتھ تاریخی واقعات عملی زندگی اور عہد حاضر کے واقعات کا ذکر اس انداز سے کرتے تھے کہ لوگوں کو مشاہیر عالم کا اشتیاق رہتا تھا۔اس سلسلے کے ذریعے انھوں نے نہ صرف اردو کے قارئین کو مشاہیر عالم کی زندگی سے روشناس کرایا بلکہ ان شخصیات کے کوائف وحالات کو اردو میں محفوظ بھی کر دیا کہ جس سے آئندہ نسلوں کو عبرت ونصیحت اور درس حاصل ہو سکے۔اس کے علاوہ دیگر موضوعات کے تراجم میں حکایات دلچسپ ،خاموش حسن اور دوسرے افسانے، گریۂ مسکین، پھول اور کلیاں ،انقلاب پنجاب ،اسٹالن ، دیوالیرا، ہندوستان اور اس کی تجارت، راجہ ترنگی دو حصے نیز بنگالی سے سنبلستان اور آٹھ چھوٹی بنگالی کہانیوں کو''افسانۂ بنگال'' کے نام سے ترجمہ کیا ۔

خالق کائنات نے تیرتھ رام کو غیر معمولی صلاحیت سے نوازا تھا چنانچہ انھوں نے اردو دنیا کو اچھوتے اور نئے نئے معلومات سے واقف کرایا۔ انہی معلومات سے ایک اہم معلومات ''مغرب کی عیش پسند عورتیں'' بھی ہے۔جس میں انھوں نے فلارنس لیمبل ،لارابیل ڈورتھی ،چورڈن ،کورا پرل،مسز فٹز ہربرٹ اور میرولیوسکی جیسی خواتین کی حیات زندگانی کے متعلق معلومات بہم کرائی ہیں۔مندرجہ بالا مغرب کی یہ وہ عورتیں ہیں جن کی عیش پسند زندگی کی کیفیات وواقعات سے اس عہد کے لوگ باخبر ہونے کے لیے بے قرار رہتے تھے۔ان کتب کے تراجم کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ تیرتھ رام نے دیگر زبانوں کی تخلیقات سے اردو کے شائقین کو متعارف کرا کے اردو کے فروغ میں انھوں نے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ ناقابل فراموش ہے۔انھوں نے دیگر زبانوں کے تراجم کے ذریعے جو علمی اثاثہ محفوظ کیا ہے ان کی تعداد مجموعی طور پر ستائیس ہزار صفحات ہوتی ہے۔ان کے تراجم کو عوام میں قبول عام کا درجہ اس لئے بھی حاصل تھا کہ وہ کتاب کے اصل مواد کو تبدیل نہ ہونے دیتے تھے۔دراصل ان کی تمام ترسعی کتاب کی اصل غایت کو بیان کرنے پر صرف ہوتی تھی چنانچہ وہ اپنی اس خصوصیت کے سبب اپنے قارئین کی امیدوں پر کھرے اترتے تھے۔تیرتھ رام کی کتابوں کے ترجموں کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ان کی کتابوں کا ایک بڑا حلقہ مستقل خریداروں کا تھا جو ان کی کتابوں کا بے صبری سے انتظار کرتا تھا۔انھوں نے تراجم کے علاوہ تخلیقات بھی بطور یادگار چھوڑی ہیں جن میں قابل ذکر کتاب ''مکمل ہدایت نامۂ داعیان ہند'' ہے جس کو لاہور کے پبلشر جے،ایس سنت سنگھ اینڈ سنز نے شائع کیا۔یہ کتاب اس لئے بھی اہمیت کی حامل ہے کہ کتاب کے مصنف اور پبلشر دونوں ہی کا تعلق مذہب ہنود سے ہے پھر بھی کتاب کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتا ہے۔اس کے علاوہ انھوں نے لطیف بات، انجام وفا، مجموعہ عطر، جفائے ستمگر، فن گھڑ سازی، دستۂ تاسف ،علاج بلا ڈاکٹر اور انگریزی محاورات یا مشرقی محاورات دو حصوں میں تصنیف کیا۔مجموعی طور پر تیرتھ رام کے علمی نقوش میں نو کتابیں بطور تصنیف یادگار چھوڑی ہیں اور ایک سو چھیالیس ناولوں کے تراجم ہیں نیز نت نئے موضوعات پر چودہ کتابیں ترجمہ کردہ ہیں جن ترجموں پر اصل کتاب کا گمان ہوتا ہے۔مختصر یہ کہ میری نظر قاصر میں اب تک کی تحقیق کے مطابق ان کی تصانیف اور تراجم پر مشتمل کتابیں ۱۶۹ ہیں۔

تیرتھ رام فیروز پوری کی ان تخلیقات اور ترجموں کے علاوہ بہت سی کتابیں ضائع بھی ہو گئیں۔ ۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد لاہور سے جالندھر میں آکر وہ مقیم ہو گئے تھے ایسے میں ان کی بہت سی کتابیں لاہور میں ہی رہ گئیں۔انھوں نے لاہور میں مقیم دوستوں سے کتابیں بھیجنے کی درخواست بھی کی، لیکن ان کی یہ حسرت پوری نہ ہو سکی۔ان کے اس علمی اثاثہ کے ضائع ہونے کے سبب اردو دنیا کو ان کی مزید بیش قیمت کتابوں سے بہرہ ور ہونے کا موقع فراہم نہ ہو سکا پھر بھی انہوں نے جو علمی نقوش اردو دنیا میں چھوڑے ہیں ان کی بدولت اردو زبان کو مقبولیت اور ارتقا حاصل ہوا۔سچ تو یہ ہے کہ انھوں نے پاپولر لٹریچر کے ذریعے عوام میں اردو زبان کو نہ صرف مقبول بنایا بلکہ اس زبان کو وسعت بھی عطا کی۔مختصر یہ کہ تیرتھ رام اردو کے علمی سرمایہ میں اضافہ کرنے والوں میں بحر بیکراں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ○○